ترکوں کی شکست، صلحنامہ سیوارسٹ ان سب پر مفصل کلام کرنے کے بعد حضرت شیخ الہند کی انقلابی تحریک کا ذکر کیا گیا ہے اور یہی اس کتاب کا اصل مغز ہے۔ حضرت شیخ الہند کی تحریک اور آپ کی انقلابی سرگرمیوں، کے بہت سے پہلو جو اب تک سربستہ راز تھے اور جن کا علم سوائے چند خاص حضرات کے اور کسی کو نہیں تھا وہ سب بڑی تفصیل کے ساتھ اس میں بتمام وکمال بیان کردیئے گئے ہیں اس حیثیت سے یہ کتاب صرف ایک سوانح عمری یا تذکرہ نہیں بلکہ ایک بہت بڑی تاریخی دستاویز ہے جس کو تاریخ آزادی کے طالب علم سر آنکھوں سے لگائیں گے اور جس کے بغیر ہندوستان کی جدوجہد استخلاص وطن کی کوئی تاریخ مکمل نہیں ہو سکے گی۔ اس کتاب کے مطالعہ سے واضح ہوگا کہ دنیا جس طبقہ کو صرف بوریہ نشین علماء کے نام سے جانتی ہے ان میں درحقیقت کیسے کیسے جواہر تابندہ اور گوہرہائے گرانمایہ پیدا ہوئے ہیں جنہوں نے ملک کی ایک نہایت عظیم الشان انقلابی تحریک کی قیادت کی اس کی تنظیم کی اور اس طرح انھوں نے اپنے دل ودماغ، عزم وہمت اور خلوص واستقلال کا ایسا عجیب وغریب مظاہرہ کیا کہ ملک کی کوئی دوسری جماعت اس کی نظیر پیش کرنے سے قاصر ہے سخت ضرورت ہے کہ اس کتاب کا انگریزی، عربی، ہندی اور روسی زبانوں میں فوراً ترجمہ کیا جائے اور اس کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں چھپوا کر گھر گھر پہنچایا جائے۔ جمعیۃ علمائے ہند اگر اس اہم کام کا ذمہ لے تو اس کا پورا ہونا چنداں مشکل نہیں ہے اس کتاب سے اندازہ ہوگا کہ جن ضعیف ونحیف کالبدہائے خاکی کے خاکستر میں فقر بوذر۔ شجاعت حیدری اور تدبر وحوصلہ فاروقی کی چنگاریاں خوابیدہ ہیں وہ اگر طوفان حوادث سے کل نہیں ڈرے تو آج کیوں ڈریں گے فجزاہ اللہ عن المسلمین جزاءً یلیق بحقہٖ۔ حضرت مولانا کے وابستگانِ ارادت کو اس کتاب کے مطالعہ کے بعد اس اعتبار سے حسرت آمیز شکایت ہوگی کہ مولانا نے اس میں اپنی مجاہدانہ زندگی کے حالات وسوانح بیان نہیں کئے ہیں لیکن حق یہ ہے کہ مولانا کے مزاج میں جو فروتنی، انکسار اور تواضع ہے اس کی وجہ سے خود مولانا کے قلم یا زبان سے ان کی توقع نہیں کی جا سکتی اس ضرورت کو مولانا سید محمد میاں صاحب نے حیات شیخ الاسلام لکھ کر پورا کردیا ہے خاص مولانا کے حالات کے لئے اس کتاب کا مطالعہ کرنا چاہیے۔